بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸۳

الفضل — ہفتہ وار نمبر — قادیان

یوم یکشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ وفاء۔ ڈلہوزی سے آج کوئی تازہ اطلاع ٹیلیفون لائن کے خراب ہو جانے کی وجہ سے حاصل نہیں کی جا سکی۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے ۲۹ جولائی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کے متعلق جو خط بھیجا۔ اس میں تحریر فرماتے ہیں:-

حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ کل شام کا ٹمپریچر معلوم نہیں ہو سکا۔ کل بھی حضور نے تین ساڑھے تین میل کی سیر کی۔ آج گیارہ بجے کا ٹمپریچر ۶ء۹۷ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اسہال کی ابھی تکلیف ہے۔ کوئی افاقہ نہیں۔ گھبراہٹ بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

جلد ۳۱ | یکم ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش | ۲۸ رجب ۱۳۶۲ھ | یکم اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۷۹

روزنامہ الفضل قادیان — رجب ۱۳۶۲ھ

لاش کی بیحرمتی کرنیوالوں کو سزا

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ اسلام جو مذہبی رواداری کا حقیقی معلم ہے۔ اور جس نے مذہب کے معاملہ میں ہر قسم کے جبر و تشدد کا کلی استیصال کرنے کے لئے یہ اصل قائم کیا۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔ اس کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے اور اس کے پیرو کہلانے والے ایسے بھی لوگ ہیں۔ جو اس قدر تنگ دل واقعہ ہوئے ہیں۔ کہ اپنے سے زیادہ اسلام کی حقیقی تعلیم جاننے اور اس پر عمل کرنے والوں اور اشاعت و حفاظت اسلام کی خدمت میں دن رات مصروف رہنے والوں کے ساتھ نہایت ہی دور از اخلاق سلوک روا رکھتے ہیں۔ اور پھر بڑے فخر کے ساتھ اس کا ذکر اخباروں میں کرتے ہیں۔

ریاست میسور میں شیموگہ ایک شہر ہے۔ جہاں کے قلیل التعداد احمدیوں کو عرصہ سے چند سرکردہ لوگوں کی راہ نمائی میں وہاں کے مسلمانوں کے ایک طبقہ نے طرح طرح کے ظلم وستم کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا۔ ایک احمدی خاندان میں موت واقعہ ہو جانے پر سابقہ طریق عمل کے بالکل خلاف ان لوگوں نے میت کو قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا۔ اور انکی قساوت قلبی کی وجہ سے تین دن تک میت پڑی رہی۔ آخر جب حکومت کی طرف سے علیحدہ جگہ میں دفن کرنے کا انتظام کیا گیا۔ تو لاش دفن کی جا سکی۔

چونکہ میت کے دفن کرنے میں اس قسم کی مزاحمت صریحاً خلاف قانون اور امن شکن تھی۔ اس لئے اس شرارت کے سرغنوں کے متعلق عدالت کی طرف رجوع کیا گیا اور عدالت نے جرم ثابت پا کر حال میں پانچوں ملزموں کو دو دو ماہ قید کی سزا دے دی ہے۔ اور فیصلہ میں اظہار کیا۔ کہ ملزموں کو جنازہ روکنے کا کوئی حق نہ تھا۔ کیونکہ میت مسلمان کی تھی۔

چونکہ میت کو دفن کرنے سے روکنے اور اس کی بے حرمتی کرنے کی حرکت نہایت افسوسناک تھی۔ اس لئے وہاں کے شریف طبقہ نے اُسے ناپسند کیا۔ اور سرکردہ ریاستی اخبارات نے ان لوگوں کی کسی رنگ میں حمایت نہ کی۔ جو اس شرارت کے بانی تھے۔ اس پر کسی شخص نے گمنامی کا نقاب اوڑھ کر یو۔ پی کے اخبار "مدینہ" میں ان اخبارات کو "بندۂ زر" اور "بندہ بے دام" وغیرہ کے طعنے دئے ہیں۔ اور مدیر "مدینہ" سے التجا کی ہے۔ کہ

"آپ ازراہ نوازش اس نازک موقعہ پر اس مقدمہ پر اپنے رہبرانہ خیالات کا اظہار فرما کر مسلمانان میسور کو اس مقدمہ کی طرف توجہ دلائیں۔"

اس موقعہ پر ہم اگر اس امید کا اظہار کریں۔ تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ کہ اخبار "مدینہ" کے مدیر محترم جو اتفاق و اتحاد کی قدر و قیمت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور اس نازک زمانہ میں مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے اور انہیں داخلی جھگڑوں سے باز رکھنے کی عقلمندانہ مساعی میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر ان مسلمانوں کو مخاطب کرنے کی فرصت پا سکیں جو ایک میت کی بیحرمتی کے گناہ کے مرتکب ہوئے۔ یا ارتکاب کرنیوالوں سے کسی قسم کی ہمدردی رکھتے ہیں تو انہیں یہ تلقین کرینگے۔ کہ ایسے شرمناک فعل سے وہ آئندہ کلیتہً مجتنب رہیں۔ کیونکہ اس قسم کی حرکت تعلیم اسلام اور اخلاق و شرافت کے سراسر خلاف ہے۔

احمدی تو خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے وہ شاندار خدمات بجا لا رہے اور اس قدر جانی اور مالی قربانیاں کر رہے ہیں۔ کہ انکی مثال کہیں نہیں مل سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تو یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک یہودی کی لاش آپ کے پاس سے گذری۔ تو آپ کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ یہ متفق علیہ حدیث ہے۔ کہ عن جابرؓ مرت جنازۃ فقام لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انہا یہودیۃ فقال ان الموت فزع فاذا رایتم الجنازہ فقوموا (مشکوٰۃ کتاب الجنائز) یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ گذرا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی خاطر کھڑے ہو گئے۔ ہم لوگ بھی آپکے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا۔ موت ایک تکلیف دہ اور گھبرا دینے والی چیز ہے پس جب تم کسی جنازہ کو دیکھو۔ تو کھڑے ہو جاؤ۔

ایک طرف رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اسوہ اور ارشاد کو رکھئے۔ اور دوسری طرف ان لوگوں پر نظر کیجئے۔ جو احمدی کی لاش کو دفن ہونے سے روکنا اور اس کی زیادہ سے زیادہ بے حرمتی کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ پھر فیصلہ کیجئے۔ کہ ایسے لوگ اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنیکا کہاں تک حق رکھتے ہیں۔ پھر خون کے پیاسے دشمنوں اور بیدریغ خون بہانے کیلئے جنگ کرنیوالے ظالموں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد تھا۔ کہ انہیں سے لڑتا ہُوا جو مارا جائے۔ اسکی لاش کی کسی رنگ میں بیحرمتی نہ کی جائے۔

خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پاکیزہ تعلیم کے ہوتے ہوئے ان لوگوں کیلئے جنہیں آپ کی اُمت ہونیکا دعویٰ ہے۔ کیونکر روا ہے۔ کہ وہ کسی احمدی کی لاش کی بیحرمتی کا اس لئے خیال بھی دل میں لائیں۔ کہ اس کے بعض عقاید سے انہیں اختلاف ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ ناواقف مسلمانوں کو اس قسم کی بیجا اور ننگ اسلام حرکات سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ نہ تو آپس کی کشمکش میں اضافہ ہو۔ اور نہ غیر مسلموں کو مسلمانوں کی حالت پر زبان طعن دراز کرنے کا موقعہ ملے ؂

سیرت حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی

خدا تعالیٰ جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی صحت اور عمر میں برکت دے جنہوں نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی سیرۃ طیبہ مرتب کر کے جلد سے جلد شائع کرنیکا اعلان کیا ہے۔ یہ تصنیف جماعت کیلئے اور خاصکر طبقہ نسوان کے لئے جسقدر مفید ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ شیخ صاحب موصوف نے اس کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ اور جو "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے وہ بہت موثر اور دلکش ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کیطرف پوری توجہ کریں۔ اور کم از کم پانچہزار کتاب کی اشاعت کیلئے پوری گرمجوشی کے ساتھ حوصلہ افزائی کریں۔ قیمت فی جلد دو روپے بغیر محصولڈاک تجویز کیگئی ہے۔ چونکہ کتاب کی طباعت کا انتظام حیدر آباد میں کیا جا رہا ہے۔ اس لئے

کیا آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں غرباء کے لئے غلہ یا نقدی بھجوا چکے ہیں؟

وصلِ الٰہی

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱) دُنیا میں وصلِ الٰہی

خُدا کی جن پہ ہوتی ہیں عنایات
اُنہیں وہ بخشتا ہے۔ یہ کمالات

مدد۔ نصرت۔ قبولیت دُعا کی
تسلّی۔ پیشگوئی اور نشانات

کشوفِ صادقہ اِلہام و رؤیا
جو ہیں رُوحانیت کے پاک ثمرات

عطا ہوتے ہیں اُس درگاہ سے انکو
مَعارف اور حقائق اور فتوحات

خُدا کے عشق میں رہتے ہیں سرشار
جب آتے ہیں مَصائب اور آفات

رِہا کرتا ہے اُنکو خوف و غم سے
فرشتے لاکے دیتے ہیں بشارات

تعیش میں نہیں پڑتے وہ ہرگز
اُسی کے ذِکر میں پاتے ہیں لذّات

خُدا کا اُنسے رہتا ہے بکثرت
سلوکِ معجزانہ۔ یا کرامات

درست اَخلاق کر دیتا ہے اُنکے
اور اپنے دِین کی لیتا ہے خِدمات

اُنہیں مِلتا ہے غلبہ دشمنوں پر
اَحبّا پر ہُوا کرتی ہیں برکات

یہ ہیں دُنیا میں آثارِ ولایت
یہی وَاصل کی ہیں۔ یارو علامات

(۲) عُقبیٰ میں وصلِ الٰہی

(یہ وزن ذرا مشکل ہے ہر مصرعہ کا وزن ہے فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن یا اردو میں "آنا جانا آنا جانا")

اَندھا کیا چاہے۔ دو آنکھیں
بھُوکا کیا مانگے۔ دو روٹی

مومن کیا چاہے عُقبیٰ میں
کھانا۔ پینا۔ بچّے۔ بیوی

باتیں گھاتیں اور دِل لگیاں
حُوریں۔ نوکر۔ باغ اور کوٹھی

خالق خوش ہو۔ مالک راضی
کوئی نہ ہووے تنگی۔ ترشی

جِسم کے سارے عَیش و تنعّم
رُوح کی ساری طرب و گلوری[۱]

جو بھی مانگے وُہ ہو حاضر
اور مِلجائے۔ جو چاہے جی

عِشق کی لہریں۔ عِلم کی نہریں
ہر بُنِ مُو سے اُسکے جاری

غیر مکدّر دِل کی خوشیاں
لذّتِ دائم۔ جنّت ابدی

سامنے دِلبر۔ دِلبر مُحسن
ہر نعمت ہو آگے رکھّی

پہلے دِن سے پچھلا بڑھکر
اَور ترقّی۔ اور ترقّی

وَصل خُدا کا اِس سے زیادہ
چاہیئے کیا ہو۔ میرے بھائی؟

[۱] گلوری GLORY۔ شان۔ عظمت۔ رونق

تحریکِ جدید کے جہاد میں آپ بھی شامل ہو سکتے ہیں

تحریک جدید کے ان مجاہدوں کو جن کا سال نہم ادا ہو جاتا ہے۔ ان کا نو سالہ حساب ارسال کر دیا جاتا ہے۔ چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک 6/11.L جنہوں نے اپنا نو سالہ حساب دیکھ کر ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے کے لئے اپنے گذشتہ سالوں میں اضافہ کیا۔ اور وہ روپیہ بھی اسی وقت ارسال کر دیا۔ اور سال نہم میں ان کے ۲۳۲ روپے وصول ہو چکے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ آپ نے میرے نو سالہ حساب پر جو چٹھی بھیجی تھی۔ اس کا مضمون میرے بھتیجے اور اس کی بیوی نے سنا۔ تو انہوں نے خواہش کی۔ کہ کاش ہم بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دس سالہ قربانی کرنے والی فوج میں داخل ہوتے۔ چونکہ ان کی کوئی خاص آمد نہیں۔ میں نے ان سے لکھا کہ آپ ۵/- ۔ ۵/۴ ۔ ۵/۵ ۔ ۵/۶ ۔ ۵/۷ ۔ ۵/۸ ۔ ۵/۹ ۔ ۶/۱۵ کل پچاس ایک کی طرف سے اور اسی طرح اپنی بیوی کی طرف سے پچاس کل ایک سو روپیہ نو سالہ دیکر شامل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پچاس پچاس روپے دینا منظور کر لیا ہے۔ آپ ان کی ان رقوم کی منظوری سے اطلاع دیں۔ ایسے احباب جو کسی نہ کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ مگر اب ان کی معذوری دور ہو چکی ہے۔ تحریک جدید کا چندہ نو سالہ دے کر شامل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر اگر توفیق ہو تو دسویں سال کا بھی دے سکتے ہیں۔ پس ایسے احباب شامل ہونے کی کوشش کریں۔ ابھی وقت ہے کہ احباب اس جہاد میں شامل ہو لیں۔ جن دوستوں کا سال نہم کا چندہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں داخل ہو جائے گا۔ ان کی فہرست حضرت کے حضور دعا کے لئے ۳۱ جولائی کو ڈلہوزی ارسال کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

جنگی محکموں میں بھرتی ہونیوالے طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

موجودہ جنگ کے آغاز سے لے کر اس وقت تک تعلیم الاسلام ہائی سکول کے جو طلباء فوج کے مختلف محکموں میں بھرتی ہوئے ہوں یا ہو رہے ہوں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے نام۔ تاریخ بھرتی۔ عہدہ اور ملازمت جس میں وہ بھرتی ہوئے ہوں۔ اور موجودہ پتہ سے (جس حد تک انہیں پتہ دینے کی محکمانہ طور پر اجازت ہے) جلد مطلع فرمائیں۔ سکول کے ریکارڈ کے لئے اس اطلاع کا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے میرا یہ اعلان اگر ایسے دوستوں کی نظر سے گزرے جو مجھے مطلوبہ اطلاع بھجوا سکتے ہوں۔ تو براہ مہربانی وہ بھی اس کام کو سرانجام دے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ خاکسار محمد عبد القادر ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

کشمیر کی صُوبائی انجمن کا پہلا جلسہ سالانہ موضع ناسنور میں

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۴۳ء کو کشمیر کی صوبائی انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ موضع ناسنور تحصیل کولگام میں منعقد ہوگا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کے لئے قیام و طعام کا انتظام ہوگا۔ صرف معمولی بستر ساتھ لانے کا اہتمام ضروری ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت اپنے زیر تبلیغ دوستوں سمیت جلسہ میں شرکت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اور جماعت کی زندگی کا عملی ثبوت پیش کریں گے۔

غلام نبی گلکار قائمقام امیر پراونشل انجمن احمدیہ کشمیر

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ضروری اطلاع

جب تک نظارت دعوۃ و تبلیغ کا ایڈریس رجسٹر نہ ہو۔ احباب تاروں میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ یعنی صرف تبلیغ لکھنا کافی نہیں۔ ناظر تبلیغ لکھا کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بیت اللہ کی طرف مونہہ کرنیکا فلسفہ

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان رُوح اور جسم سے مرکب ہے۔ رُوح کا جہاں تک سوال ہے۔ اس کا جہات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ لیکن جسم چونکہ مادی چیز ہے۔ اس لئے جسم کو جہات ظاہری کے ساتھ ایک رابطہ ہے۔ جس سے یہ کسی صورت میں بھی الگ نہیں ہوسکتا۔ روحانی دنیا میں جتنے بھی افعال انسان سے سرزد ہوتے ہیں۔ ان سب کا رُوح اور جسم دونوں کے ساتھ تعلق ہے۔ مثلاً ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو گویہ قلبی چیز ہے۔ مگر اس کا ظاہر کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اصل چیز تو وہی ہے۔ جس کو ہم نماز میں پڑھتے ہیں۔ مگر ظاہری حرکات و سکنات کو نظر انداز کرنا ایک خطرناک غلطی ہے۔ انہی ظاہری امور میں سے ایک امر بیت اللہ کی طرف رُخ کرنا بھی ہے۔

اس موقعہ پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم کعبہ کی طرف کیوں رُخ کرتے ہیں۔ ایک مسلم کے لئے اتنا کہہ دینا بھی کافی ہوسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔ لیکن غیر مسلم معترض کی اس سے پوری تسلی نہیں ہوسکتی۔ بلکہ وہ اس جہت کو خاص کرنے کی حکمت اور وجہ معلوم کرنے کا خواہشمند ہوگا:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اصولی رنگ میں گو بیان فرمایا ہے۔ للہ المشرق و المغرب فأینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی مشرق و مغرب اللہ ہی کے لئے ہے تم جس طرف بھی رُخ کرو اللہ اسی طرف ہے لیکن ساتھ ہی اس ضرورت کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ ایک نہ ایک طرف ضرور معین ہونی چاہیئے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ولکلٍّ وجھۃ ھو مولّیھا۔ یعنی ہر ایک کے لئے ایک جانب ہے جس کی طرف وہ مونہہ پھیرتا ہے در اصل نماز کے لئے مسلمانوں کو کسی طرف رُخ تو ضرور کرنا تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ پراگندگی اور اختلاف کی بنیاد ڈالی جاتی۔ "وحدت قومی" جو ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس کی خاطر اللہ تعالےٰ نے ایک جہت مقرر کردی:۔

اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ بیت اللہ کو ترجیح کیوں دی گئی۔ اللہ تعالےٰ اس کے متعلق فرماتا ہے۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدًی للعالمین۔ اللہ تعالےٰ نے توحید کے قیام کے لئے دنیا میں سب سے پہلا گھر یہی بنایا۔ اور چونکہ اسلامی شریعت آخری شریعت ہے۔ اس کے لئے وہی مرکز ہوسکتا تھا۔ جس کی بنیاد ابتدا سے رکھی گئی۔ اور جسے خدا نے قیاماً للناس قرار دیا۔ خدا کے برگزیدہ بندے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم کے ماتحت اپنے ہاتھوں سے اس کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے لئے یہ دعا کی کہ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم۔ ایک اور دعا یہ فرمائی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ کہ اے خدا ہماری یہ محنت قبول فرما۔ اور اس گھر کو قبولیت کا درجہ عطا فرما ان دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے امت مسلمہ کے ذریعہ اتمام نعمت کرتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کو ابراہیمی برکات کا وارث بنایا۔ اور واضح طور پر فرمایا۔ کہ تم وہی ابراہیمی طریق پر چلنے والی امت ہو۔ فرمایا ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمّٰکم المسلمین

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خدا تعالےٰ نے مکہ کے سوا کوئی اور قبلہ نہیں بنایا۔ بیت المقدس خدا کا بنایا ہوا قبلہ نہیں تھا۔ چنانچہ اسکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا تاریخ سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت میں وہ موجود نہ تھا۔ واقعات بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ بیت المقدس اول اول یہود کا قبلہ نہ تھا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ کعبہ کی طرف رخ کیا کرتے ہیں چنانچہ قرآن میں آتا ہے ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربھم۔ کہ یہود جانتے ہیں۔ کہ یہی کعبہ خدا کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔

حدیث میں بھی آیا ہے۔ عن عائشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھم یعنی اھل الکتاب لا یحسدونا علی شئ کما یحسدونا علی القبلۃ التی .... ھدٰنا اللہ الیھا وضلوا عنھا...... (اخرجہ البیھقی والاحمد فی سننہ) (درمنثور)

پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا اس کو قبلہ تصور کرنا بھی ثابت ہے آتا ہے لقد صلّی فی ھذا الوادی (الروحی) قبلی سبعون نبیّا ولقد مرّ بہ موسیٰ علیہ عباءتان قطوانیتان علی ناقۃ ورقاء فی سبعین الفاً من بنی اسرائیل حاجین البیت العتیق یعنی حضرت موسےٰ بھی اسی بیت اللہ کا قصد کرتے ہوئے یا حج کے لئے آئے۔ (رواہ الطبرانی وحسن الترمذی حدیثہ (تاریخ الوفا سمہودی جلد ۲ صفحہ ۱۶۷)

پھر بائیبل بھی اسی خیال کی تائید میں ہے۔ خروج $\frac{27}{9}$ و $\frac{40}{22}$۔ پیدائش $\frac{16}{12}$ و $\frac{25}{18}$ احبار $\frac{1}{11}$۔ ان تمام حوالہ جات سے بیت اللہ ہی کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ اور یہی توحید کا پہلا گھر ہے۔ اس لئے یہی اس بات کا مستحق تھا۔ کہ تمام عالم کا روحانی مرکز قرار دیا جاتا:۔

پھر اس لئے بھی ہم بیت اللہ کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ کہ یہ اسلام کی صداقت کا زبردست نشان اور معجزہ ہے۔ تحویل قبلہ کا حکم ایسے حالات میں دیا گیا۔ جبکہ وہ مخالفین کے قبضہ میں تھا۔ اس کے اندر بُت بھرے ہوئے تھے۔ اور پھر ایسے لوگوں کے قبضہ میں تھا۔ جنہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے نکال دیا تھا۔ ایسے حالات میں بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو قبلہ قرار دینے میں یہ عظیم الشان حقیقت پنہاں تھی۔ کہ بیت اللہ کی فتح کا وعدہ تھا۔ جس کی خبر اس آیت میں بھی دی گئی تھی۔ کہ فلنولینک قبلۃ ترضٰھا۔ یعنی ہم تجھے اس کعبہ کا والی بنانے والے ہیں۔ یہ اسلام کی صداقت کا ایک نشان بننے والا ہے۔ اور ہم اس کو ہمیشہ کے لئے بطور یادگار قائم رکھیں گے

سرزمین عرب میں کعبہ سب سے زیادہ ممتاز چیز تھی۔ تمام قومیں اس کی تعظیم کرتی تھیں۔ اور ان کا خیال تھا۔ کہ اس قبلہ کا وہی والی ہوسکتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے ہو۔ جیسا کہ اصحاب الفیل کے واقعہ سے بھی ظاہر ہے۔ اس لئے یہی اسلام کی صداقت کا نشان عربوں کے لئے مُوثر ہوسکتا تھا۔ خدا نے اسی کو مرکز بنا کر اس فتح اور نصرت کو بطور یادگار قائم کردیا۔

انسانی طبیعت کا خاصہ ہے۔ کہ جس طرف سے اسے کوئی آواز آئے۔ وہ فوراً اس طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح چونکہ ہم کو روحانی آواز مکہ سے آئی۔ اس لئے ہماری ظاہری حالت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کہ ہم اسی کی طرف اپنا رخ کریں کیونکہ ابتداءً اور پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اللہ اکبر کی صدا وہاں سے ہی بلند ہوئی۔ خاکسار حافظ قدرت اللہ واقف زندگی تحریک جدید قادیان

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راستہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد وحید یہ تھا۔ کہ اسلام کی عزت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شوکت دنیا پر ظاہر ہو۔ مسلمانوں میں تین قسم کے لوگ ہیں (۱) باطنی علم کے دعویدار صوفیا و فقراء (۲) ظاہری علم کے حامل علماء (۳) عام مالدار مسلمان کہلانے والے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان تینوں گروہوں کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

"بھائیو! آج وہ دن ہے کہ فقراء کی دعا۔ اور علماء کی علمیت۔ اور اغنیاء کی دولت اسلام کی عزت اور نبی کریم کے جلال اور شوکت ظاہر کرنے کے لئے اس زور و شور سے خرچ ہو۔ کہ جیسے ایک سفلہ دنیا پرست کور باطن اپنے کسی عزیز فرزند کی شادی کے لئے دل کھول کر اپنا عزیز مال خرچ کرتا ہے۔ یا ایک جاہل امیر اپنی شان و شوکت کی عمارت بنانے کے لئے ایک خزانہ کھول دیتا ہے۔ سو اٹھو اور کچھ خدمت کرلو۔ کہ دنیا روزے چند اور آخر کار با خداوند" (تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۱۱۵)

ان ہر دو کلمات سے ایک طرف اس جوش کا پتہ چلتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اسلام کی ترقی کے لئے تھا۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے مختلف طبقات کا فرض نمایاں ہو رہا ہے۔ مالداروں کا مال۔ عالموں کا علم اور بزرگوں کی دعائیں اسلام کی عزت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جلال و شوکت کے اظہار کے لئے ہم

ہم پورے طور پر وقف ہونی چاہئیں۔ یہی کامیابی کا طریق اور خدا تعالےٰ کی نصرت جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق بخشے آمین۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

حضرت حاجی غلام احمد خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)

حضرت حاجی صاحب کی دیانت داری اور راستبازی پر دوست دشمن سب کو یقین تھا۔ ایک شخص نے پچاس گھماؤں اراضی حاجی صاحب کے نام بغیر اطلاع دئے منتقل کرادی عدالتیں آپ کو ثالث بنائیں۔ اور کبھی کسی فریق کو ان کے فیصلے پر اعتراض نہ ہوتا تھا۔ آپ اکثر صلح کرانے میں کامیاب ہوجاتے تھے۔ غالباً ۱۹۱۱ء میں آپ نے بیت اللہ شریف کا حج کیا۔ واپس آئے۔ تو نبض المسیح حضرت علامہ نورالدین صدیق خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر ملے اور معانقہ کیا۔ حضرت حاجی صاحب فرماتے تھے۔ کہ حضرت خلیفہ اول نے کئی مرتبہ اپنے قلم سے خطوں میں انہیں یہ لکھ کر بھیجا کہ "مجھے آپ سے محبت ہے" اور حضور رضی اللہ عنہ جالندھر، ہوشیارپور کے لوگوں کو نصیحت فرمایا کرتے کہ قادیان آیا کرو۔ اور اگر نہ آسکو تو کریام ہو آیا کرو۔

آپ نہایت مستجاب الدعوات اور صاحب رؤیا وکشف والہام تھے۔ دعاؤں کی بہت عادت تھی۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یا تبلیغ فرماتے یا دعا کرتے۔ کبھی کسی نے ساری عمر بھی مرحوم کو کوئی غیر ضروری بات کرتے نہیں دیکھا۔ چہرہ خوبصورت تھا۔ اور نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ کا مصداق۔

حضرت خلیفہ ثانی سے عشق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے عشق تھا جس نسبت سے کسی کو حضور ایدہ اللہ سے محبت ہوتی۔ اُسی نسبت سے آپ اس آدمی سے محبت کرتے حضور کی طرف سے کوئی تحریک ہوتی۔ تو اُسے کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیتے۔ حضور نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تو مرحوم جماعتوں سے چندہ فراہم کرنے اور وعدے لینے کے لئے جون جولائی کی گرمی میں متواتر دو ماہ سفر کرتے رہے۔ جس میں سے بیشتر حصہ پا پیادہ کرنا پڑا۔

علالت

اس سفر کے بعد مرحوم بیمار ہوگئے۔ ایک پتلے دُبلے کم خور انسان کو مرض سل اپنا شکار سمجھتا ہے چنانچہ مرحوم اس میں گرفتار ہو گئے۔ اور متواتر چار سال مبتلا رہے۔ مرحوم علاج کے لئے امرتسر ہسپتال میں تین سال متواتر چھ چھ ماہ کے لئے رہتے رہے۔ تمام معالج اور نگران ڈاکٹر کہتے۔ کہ مرحوم تمام مریضوں کے لئے نمونہ تھے۔ معالجوں کی ہر ہدایت پر سختی سے عمل فرماتے۔ ہسپتال میں اعلائے کلمۂ حق تعلیم دینی کا کام جاری رکھا۔ جس وارڈ میں آپ ہوتے۔ وہاں تمام مریضوں کے مشفق سردار آپ ہی ہوتے کسی کو آپ نماز کا سبق دیتے کسی کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتے۔ کسی کو قرآن کریم پڑھاتے۔ ہندو مریضوں کو بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی نظم "ہمارا خدا" یاد کراتے۔ اس طرح سارا وارڈ درسگاہ بن جاتا۔ تمام مریضوں کو دعا کرنے کی ترغیب دیتے رہتے شام کو اکثر مریض اکٹھے ہو کر اپنا اپنا قصہ مرحوم کو سناتے اور حضرت مرحوم سے ہدایات لیتے۔ غرض آپ کے وجود باجود سے جہاں بھی آپ ہوتے۔ لوگ فیضیاب ہوتے۔

صبر و شکر

آپ نہایت ہی صابر و شاکر اور اپنے رب کی رضاء پر راضی تھے۔ اتنی لمبی بیماری میں بھی کبھی کسی نے آپ کے چہرے پر گھبراہٹ یا بے چینی نہیں دیکھی۔ مرحوم سے جب کوئی حال پوچھتا۔ تو ہنس کر فرماتے۔ الحمد للہ خدا کا شکر ہے۔ فرماتے مجھے نہ موت سے گھبراہٹ ہے نہ لمبی زندگی کی کوئی خواہش میں ہر طرح اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں۔ کئی دفعہ فرماتے۔ کہ اگر مر کر بیوی بچوں اور دوسرے عزیزوں سے جدا ہوں گے۔ تو یہ کیا کم خوشی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور ماں باپ سے ملاقات ہوگی۔

شفقت علیٰ خلق اللہ

مرحوم کے دل میں شفقت علیٰ خلق اللہ کا ایک دریا موجزن تھا۔ مرحوم اس عاجز کے ساتھ محض للہ بہت ہی شفقت فرماتے تھے ان کی وفات سے یہ عاجز ایک بہت بڑے محسن اور محبت کرنے والے بزرگ کی دعاؤں سے محروم ہوگیا۔ مجھے کئی دفعہ بتایا۔ کہ میں تمہارے لئے ہر نماز میں دعا کرتا ہوں۔ بلکہ یہ بھی فرمایا۔ کہ شاید ہی کوئی سجدہ خالی جاتا ہے۔ مرحوم کی وفات سے ایک ہفتہ پہلے یہ عاجز کریام حاضر خدمت ہوا۔ تو خوشی کا اظہار فرمایا۔ مرحوم اس وقت بہت ہی کمزور ہوچکے تھے۔ فرمایا اب مجھ سے دعا نہیں ہوسکتی۔ نمازوں میں سے ایک صبح کی نماز میں دعا کرسکتا ہوں۔ اور اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان نبوت کے بعد تمہارے لئے دُعا کرتا ہوں۔ اس کے بعد اپنے اور اپنے بچوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کون اس التزام اور اس درد کے ساتھ کسی غیر کے لئے دعائیں کرسکتا ہے۔ میں نے اس امر کا ذکر بتفصیل اس لئے کیا ہے۔ تا اندازہ ہوسکے۔ کہ مرحوم رضی اللہ عنہ مخلوق خدا کے لئے کیسا پُر شفقت دل اپنے سینہ میں رکھتے تھے۔

مجھے ایک اور واقعہ یاد آیا۔ ایک دفعہ ایک مقدمہ تھا۔ جسمیں احمدی مدعیان اور ایک غیر احمدی عورت مدعا علیہا تھی۔ قانونی لحاظ سے احمدیوں کا مقدمہ مضبوط تھا۔ عورت کے والد کو یہ بات سُوجھی۔ کہ وہ حضرت حاجی صاحب کے پاس گیا۔ اور عرض کی کہ شرعی لحاظ سے عورت کو بھی کچھ نہ کچھ حق پہنچتا ہے۔ حضرت حاجی صاحب نے اس عاجز سے ذکر کیا۔ اور راضی نامے کی ایک صورت نکل آئی اس دن افسر مال کا مقام قصبہ کرتارپور میں تھا۔ میں نے نواں شہر کی کچہری سے جو سٹیشن سے میل سوا میل کے فاصلے پر ہے جانا تھا کچہری سے مدعیان، مدعا علیہم حضرت حاجی صاحب اور یہ عاجز پیدل سٹیشن کے لئے چل پڑے ابھی تھوڑی دُور گئے تھے۔ کہ گاڑی کی سیٹی کی آواز آئی۔ اب اس مقدمہ میں اگر کسی کو فائدہ پہنچتا تھا۔ تو وہ یا مدعیان اور مدعا علیہم تھے۔ یا یہ عاجز تھا۔ جس نے محنتانہ لیا ہوا تھا۔ لیکن گاڑی کی آواز سنتے ہی سب سے پہلے بے اختیار جو ٹکٹوں کے لئے دوڑ پڑا۔ وہ ہمارے عمر رسیدہ بزرگ حضرت حاجی صاحب تھے۔ جنہیں دنیوی لحاظ سے مقدمہ سے کوئی بھی دلچسپی نہ تھی۔ صرف خدا کی رضاء کا شوق رگوں میں خون بن کر دوڑ رہا تھا۔ جو انہیں دوڑنے پر مجبور کر دیتا تھا۔ اور اُس بوڑھے کو جوانوں سے زیادہ جواں ہمت بنائے رکھتا تھا تھوڑی دُور دوڑنے پر اطلاع ملی۔ کہ ابھی یہ گاڑی راہوں جائے گی۔ پھر واپس آئے گی۔ اس پر حضرت حاجی صاحب ٹھہر گئے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت حاجی صاحب کو علاقے کی تمام جماعتوں کی بہت ہی فکر ہوتی۔ سٹیشن کے تمام افسران سے مل کر مرحوم طبع شدہ واپسی ٹکٹوں کا انتظام کراتے۔ تمام جماعتوں کو قبل از وقت اپنی تاریخ روانگی کی اطلاع دیتے۔ اور اُن سے دریافت فرماتے۔ کہ کتنے آدمی جائیں گے۔ گاڑی چلنے سے بہت پہلے سٹیشن پر پہنچ جاتے۔ اور جب تک تمام مرد عورتیں بچے ٹھیک طرح بیٹھ نہ جاتے اور تمام اسباب ٹھیک طرح رکھوا نہ لیا جاتا۔ مرحوم خود نہ بیٹھتے۔ اسی طرح رستے میں تمام جلسے پر جانیوالوں کے ہر انتظام کے آپ ذمہ دار ہوتے۔ بالکل راعی کی سی چستی اور ہوشیاری کے ساتھ آپ اپنے گلّے کو منزل پر پہنچا کر اطمینان حاصل کرتے۔

ہر دینی تحریک میں مسابقت

مختصر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رضاء کی کوئی راہ نہ تھی۔ جس پر مرحوم نے قدم نہ مارا۔ قبول احمدیت کے بعد کوئی تحریک ایسی نہ تھی جس میں سابقون کی حیثیت میں آپ شامل نہ ہوئے ہوں۔ آپ نے ۱۹۰۶ء میں وصیت کرکے حصہ جائداد کا ہبہ کیا۔ حج بیت اللہ کیا۔ زکوٰۃ باقاعدہ دیتے تھے۔ گاؤں میں ایک فراخ اور عمدہ مسجد احمدیہ تعمیر کرائی۔ مسجد لنڈن کی تحریک میں حصہ لیا۔ ملکانہ جہاد میں متھرا کے ضلع کے ایک گاؤں آنور میں تین مہینے تبلیغ کی۔ سیرۃ النبی کے جلسوں میں ہر سال نہایت ہی ذوق وشوق سے حصہ لیتے بجائے ایک دن کے دو دن جلسے کرواتے مقررہ تاریخ سے آپ ایک دن پہلے تین دیہات میں جو کئی کئی میل کے فاصلے پر تھے جاتے۔ اور ان میں تقریریں فرماتے۔ مقررہ تاریخ کو قصبہ راہوں کو صبح کے وقت قصبہ نواں شہر میں دوپہر کے بعد قصبہ بنگہ میں شام کے بعد

جلسے منعقد کرتے۔ پھر خود تقریریں فرماتے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے تمام درسوں میں شمولیت فرماتے۔ میگزین، دارالتبلیغ میں متواتر دو سال باقاعدہ ایک ایک مہینہ دیا۔ تحریک جدید میں جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں غیر معمولی حصہ لیا۔

ایک خواب

مرحوم نے کئی سال ہوئے۔ اپنا ایک خواب مجھے سنایا تھا۔ جو آپ کے حالات کے لحاظ سے نہایت ہی صحیح تھا۔ فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ قیامت کا دن ہے۔ ایک طرف ایک پتھر ہے۔ جس پر دوزخیوں کے نام لکھے ہیں۔ اور اس پتھر کے پاس ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ میں ڈرتا ڈرتا اس پتھر کے پاس گیا۔ تاکہ دیکھوں۔ کہ کہیں اس میں میرا نام تو نہیں۔ تو وہ فرشتہ مجھے دیکھکر کہتا ہے کہ "یہ نام اس جگہ نہیں ہو سکتا۔ پھر میں دوسری طرف گیا۔ وہاں ایک کتاب پڑی ہے۔ میں وہ کتاب کھول کر دیکھتا ہوں۔ تو کئی صفحوں پر میرا نام لکھا ہوا ہے

یقیناً وہ زندہ جاوید انسان مرا نہیں ہماری آنکھوں سے اوجھل ضرور ہو گیا ہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اللہ تعالےٰ مرحوم کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ ان کے بچوں کا آپ حافظ و ناصر ہو۔ اور اپنی تمام دینی و دنیوی نعماء کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار:۔ عطاء اللہ پلیڈر امرتسر

وصیتیں

نمبر ۶۷۰۲ منکہ چوہدری محمد الدین عادل ولد چوہدری نبی صاحب مرحوم قوم راجپوت لنگاہ پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۲ء ساکن ادرحماں ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودہا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ہجرت ۱۳۲۱ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جاری ملکیت کھاتہ مشترکہ میں سے ۱/۱۶ حصہ جو کہ اپنے بھائیوں سے مشترکہ ہے اراضی مزروعہ قسم نہری و چاہی علاوہ حصہ شاملات چراگاہ وغیرہ کے چوبیس کنال تخمیناً ہے۔ جس کی قیمت چھ صد روپے ہے اور ایک مکان پختہ قیمتی آٹھ صد روپے ہے۔ کل چودہ سو روپیہ (مشتمل مصالحہ مکان فالتو از قسم لکڑی وغیرہ) تین صد روپیہ میرے ذمہ قرضہ اپنی اہلیہ و ہمشیرہ کا واجب الادا ہے اسے منہا کر کے باقی گیارہ سو روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ محض اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ بصورت ملازمت اکیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں خدا کے فضل سے کوئی اور جائداد پیدا کر دوں۔ یا میری وفات پر علاوہ مندرجہ بالا جائداد کے کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ خدا تعالےٰ میری اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ اور استقامت بخشے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ العبد بقلم خود محمد دین عادل مدرس بھابڑہ ضلع سرگودھا۔ آج مورخہ ۱۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ہش۔ گواہ شد مولوی عبدالمجید نائب سکرٹری وصایا مبلغ جماعت احمدیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ میاں خدابخش سکرٹری مال جماعت احمدیہ ادرحماں بقلم خود۔

نمبر ۶۷۹۴ منکہ رحمت بی بی زوجہ نواب دین موصی قوم کوہار پیشہ زمیندارہ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاگووال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ مہر ہے۔ جس کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے سوا میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ سو روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ ۱۰ روپے ہے۔ جو ادا کر دوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائداد ہو۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کیا کروں گی۔ سو روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو صدر انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میرے وارثوں سے وصول کر لیوے۔ الامۃ: نشان انگوٹھا رحمت بی بی گواہ شد نواب الدین موصی خاوند۔ گواہ شد علی محمد سکنہ لکھانوالی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقلم خود

نمبر ۶۸۱۶ منکہ چراغ بی بی بیوہ چوہدری دل احمد صاحب ای۔ اے۔ سی قوم جٹ پڑہانہ پیشہ زمیندارہ عمر اندازاً ۵۰ سال تاریخ بیعت تقریباً جون ۱۹۰۷ء ساکن ادرحماں ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودہا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد اس وقت جو میرے زیر قبضہ ہے۔ ایک گلوبند طلائی وزنی ۱۱ تولے ہے۔ اس کے علاوہ اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس ۱۱ تولے سونے کی بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ علاوہ ازیں میری کوئی ماہوار آمدنی اس وقت نہیں ہے۔ اگر کوئی ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

الامۃ:۔ مسماۃ چراغ بی بی بیوہ چوہدری دل احمد صاحب مرحوم ای۔ اے۔ سی قوم جٹ پڑہار سکنہ ادرحماں ڈاکخانہ بھابڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا بقلم خود۔ گواہ شد خدابخش سکرٹری مال انجمن احمدیہ ادرحماں بقلم خود گواہ شد:۔ مولوی عبدالمجید مبلغ سلسلہ احمدیہ علاقہ ادرحماں۔ ضلع سرگودہا۔

نمبر ۶۸۳۴ منکہ خدیجہ بیگم بنت حکیم مولوی نظام الدین صاحب جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۔۔۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالرحمت ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے نہ منقولہ نہ غیر منقولہ۔ میرا زیور مندرجہ ذیل ہے سونے کے بندے وزنی پانچ ماشہ۔ چاندی کی چوڑیاں وزنی سات تولہ۔ اور میرا مہر تین سو روپیہ ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت یعنی آٹھویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ یہ حصہ کی رقم باقساط (غیر معین) ادا کرتی رہوں گی۔ (۲) میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو یہی وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ خدیجہ بیگم قادیان گواہ شد رحمت علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد حکیم مولوی نظام الدین قادیان والد موصیہ محلہ دارالرحمت سکرٹری تحریک جدید۔

نمبر ۶۸۳۵ منکہ مہر بی بی زوجہ میاں محمد عبداللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۲ ہش ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا مہر ایک سو روپیہ ہے جو میں نے وصول کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ میرا زیور قریباً ایک سو روپیہ کا ہے۔ میں اس کا حصہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہوں گی۔ میں مندرجہ بالا رقوم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد بھی کوئی میری جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد بھی کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میری زندگی میں بھی کوئی مزید جائداد ہو گئی۔ یا کوئی اور صورت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دوں گی:

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا مہر بی بی زوجہ محمد عبداللہ صاحب۔ گواہ شد۔ مرزا عنایت اللہ ولد مرزا اسلام اللہ صاحب محلہ مسجد اقصیٰ۔ گواہ شد عبدالرحیم احمدیہ سوداگر فیکٹری قادیان۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

زیورچ ۲۹ جولائی۔ اب معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسولینی روم کے قریب گاؤں میں اپنے مکان میں رہائش اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس کے مکان پر زبردست پہرہ بیٹھا ہوا ہے۔ اور وہ مارشل بڈوگلیو سے نامہ و پیام کر رہا ہے۔ اس کی صحت کے متعلق تمام افواہیں بالکل بے بنیاد ہیں۔

نیویارک ۲۹ جولائی۔ سسلی میں جرمن فوجیں دڑ بڑینہ کی طرف چل پڑی ہیں۔ اور انہوں نے ٹرسٹے فیوم اور کولا پر قبضہ کر لیا ہے جرمن فوجیں تیزی سے جزیرہ نما استریا پر قبضہ کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ کے وزیر جنگ مسٹر سٹمسن شمالی افریقہ میں پہنچ گئے ہیں

نئی دہلی ۲۹ سنٹرل اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں فنانس ممبر نے کہا۔ کہ وکٹوریا اور ایڈورڈ کے سکے بنا کر چاندی کے سرکاری سٹاک میں جمع کئے جا رہے ہیں۔ جہاں سے چاندی نئے سکوں کے لئے حاصل کی جاتی ہے۔ وکٹوریہ کے ۱۲ روپوں سے آجکل کے ۲۲ روپے تیار ہوتے ہیں۔ مسٹر نیوگی نے گزشتہ اگست کی گڑبڑ میں ریلوے کو نقصان پہنچانے والوں پر ہوائی جہاز سے مشین گن چلانے کے متعلق سوال دریافت کیا۔ وار سیکرٹری نے بتایا ہوائی جہاز سے فائرنگ سول حکام کے مشورہ سے کی گئی۔ مگر مجسٹریٹ جس طرح فوجوں کے ساتھ جا سکتے ہیں اس طرح ہوائی جہازوں کے ساتھ نہیں۔

لاہور ۲۹ جولائی۔ حکومت پنجاب نے ۱۲½ ہزار ٹن چاول کی مزید مقدار حکومت ہند کی خرید کے لئے منظور کی ہے۔ چونکہ اس وقت فالتو ذخیرے زیادہ تر اعلیٰ اقسام کے ہیں۔ اس لئے حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ خرید صرف انہی اقسام تک محدود رکھی جائے

لزبن ۳۰ جولائی۔ پرتگال میں دوشنبہ سے فسادات ہو رہے ہیں۔ لزبن کے کئی کارخانوں میں ہڑتالیں ہو گئی ہیں۔

لاہور ۲۹ جولائی۔ سونا ۸-۷۳ روپے چاندی ۰-۷-۱۰۰ روپے۔ پونڈ ۸-۵۷ روپے

امرتسر ۲۹ جولائی۔ سونا ۷۶ روپے چاندی ۰-۷-۱۰۰ روپے پونڈ ۸-۵۷ روپے

قاہرہ ۲۹ جولائی۔ سر راما سوامی مدلیار جنہیں ایگزیکٹو کونسل میں سپلائی ممبر مقرر کیا گیا ہے۔ لنڈن سے ہندوستان جاتے ہوئے یہاں پہونچے۔ آپ نے ایک کیمپ میں وکٹوریہ کراس حاصل کرنے والے ہندوستانی سپاہیوں سے بات چیت کی۔

نیویارک ۲۸ جولائی۔ غیر معمولی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی عنقریب فرانس سے صلح کرے گا۔ اس سے پہلے جرمنی اور فرانس کے درمیان عارضی طور پر صلح ہے صلح کی شرط یہ ہوگی۔ کہ جرمن فوجوں کو بلا کسی پریشانی کے واپس جانے دیا جائے گا۔ اور فرانسیسی جنگی قیدیوں کو واپس اپنے گھر آنے دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں سر فیروز خان نون ڈیفنس ممبر نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ۳۱ مئی تک ۱۲۷۷ ہندوستانی فوجی سپاہی جنگی قیدی بنائے گئے ہیں۔ ۱۳۲ ہندوستانی جنگی قیدی اٹلی سے واپس لائے گئے ہیں۔ جرمنی یا جاپان سے ابھی تک کوئی زخمی اور بیمار سپاہی نہیں لایا گیا۔

کراچی ۲۹ جولائی۔ مسلمانوں سے سودا خریدنے کی تحریک بڑی اہمیت حاصل کرتی جا رہی ہے۔ صوبہ کے تمام علما اور مذہبی مجالس کو بھی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو چلائیں۔

الجیریا ۲۹ جولائی۔ الجیریا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی۔ کہ مسینا سے دو اطالوی ڈویژن بھاگ نکلے ہیں۔

لنڈن ۳۰ جولائی ہوائی وزارت کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل رات برطانوی طیاروں نے بھاری تعداد میں ہیمبرگ پر پھر حملہ کیا۔ دشمن کی ہوا مار توپوں اور رجشیا لائٹروں نے مقابلہ کیا مگر ناکام رہے۔ اس حملہ میں دشمن کے ٹھکانوں پر دو ہزار ٹن سے زیادہ بم گرائے گئے۔ اور امریکن طیاروں نے ہالینڈ میں دشمن کے ایک ہوائی اڈہ پر زور کا حملہ کیا۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گزشتہ دو روز میں امریکن طیاروں نے دشمن کے ایک سو لڑاکے ہوائی جہاز گرا دیئے ہیں۔ گزشتہ شنبہ کے روز سے دو سو جرمن طیارے مغربی یورپ پر گرائے جا چکے ہیں

دہلی ۳۰ جولائی۔ آج سنٹرل اسمبلی نے متفقہ طور پر حکومت سے درخواست کی۔ کہ افریقہ میں ہندوستانیوں کے لئے جائداد خریدنے پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اس سے پیدا شدہ صورت حالات کے مقابلہ کے لئے وہ بھی برابر کے برتاؤ کے قانون پر عمل کرے۔

دہلی ۳۰ جولائی۔ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے سیکرٹری نوابزادہ لیاقت علی خان نے مسٹر جناح پر حملہ کی مذمت اور آپ کے بچ جانے پر مبارکباد کی تحریک پیش کی۔ کئی ممبروں نے اس کی تائید کی۔ اور تحریک پاس ہو گئی۔ مسٹر جمناداس مہتہ نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ ذاتی طور پر تو میں مسٹر جناح کو مبارکباد دیتا ہوں۔ مگر اسمبلی کی کارروائی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوئی وجہ نہیں خصوصاً اس صورت میں کہ بیسیوں قتل سندھ میں ہوئے ہیں جن کی مذمت میں مسلم لیگ یا مسٹر جناح نے ایک لفظ تک نہیں کہا۔

دہلی ۳۰ جولائی۔ برطانوی طیاروں نے برما کے جزیرہ نما مالے میں دشمن کی فوجی بیرکوں پر حملے کئے۔ اس کے علاوہ ریلوے لائنوں کارخانوں اور کشتیوں پر بھی حملے کئے۔

ماسکو ۳۰ جولائی۔ روسی اوریل کے محاذ پر چھ سے سات میل تک اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اس سے پہلی خبر میں کہا گیا تھا۔ کہ روسی فوجیں اس شہر سے دس میل کے فاصلہ پر ہیں۔

واشنگٹن ۳۰ جولائی۔ امریکن فوجیں نیوجارجیا میں منڈا کے ہوائی اڈہ کے اور قریب پہنچ گئی ہیں۔ کل امریکن طیاروں نے منڈا پر شدید بمباری کی۔

لنڈن ۳۱ جولائی۔ سسلی میں ۲۹ ڈال جرمن ٹینک ڈویژن سینا جانے والی ساحلی سڑک کو برباد کر رہا ہے۔ وسطی محاذ پر جرمن فوجیں امریکن فوجوں کے حملوں کی تاب نہ لاتے ہوئے ایٹنا کے مورچوں کی طرف ہٹ رہی ہیں۔ اب تک ۷۷ ہزار محوری قید کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۳۱ جولائی خود روم ریڈیو نے مان لیا ہے۔ کہ اٹلی کے لوگ اتحادیوں کی شرائط صلح پر غور کر رہے ہیں۔ مارشل بڈوگلیو نے ریلوے۔ پوسٹ آفس اور محکمہ تار کے ملازموں کو فوجی کنٹرول کے ماتحت کر دیا ہے روم ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ اٹلی میں اب کوئی گڑبڑ نہیں۔ مگر غیر جانبدار ذرائع سے جو خبریں آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ میلان اور جنیوا میں سخت گڑبڑ ہے میلان میں فوجی سپاہیوں نے بغاوت کر دی اور ان ہزارہا لوگوں پر گولی چلانے سے انکار کر دیا۔ جو جنگ کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ جنیوا کی بندرگاہ میں بہت سے مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔

واشنگٹن ۳۱ جولائی۔ مسٹر روزویلٹ نے غیر جانبدار ممالک کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ کسی محوری لیڈر کو اپنے ہاں پناہ نہ دیں۔ ورنہ یہ اقدام ان کی غیر جانبداری کے منافی سمجھا جائے گا۔ روس اور برطانیہ کی حکومتوں نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

کراچی۔ ۳۱ جولائی۔ سر راما سوامی مدلیار کل یہاں پہونچے۔ اور آج اپنے عہدہ کا چارج لینے کے لئے دہلی جا رہے ہیں۔

کلکتہ ۳۱ جولائی۔ بنگال گورنمنٹ نے ایسی کئی دوکانیں کھول دی ہیں۔ جہاں پچاس ہزار غرباء کو چار ماہ تک سستے نرخ پر کھانے پینے کی چیزیں مل سکتی ہیں۔ نیز بارہ ایسے سنٹر کھولے گئے ہیں۔ جہاں روزانہ ۳۲ ہزار بے خانماں لوگوں کو مفت کھانا مل سکے گا۔

لاہور ۳۱ جولائی۔ پنجاب ہائی کورٹ کے جسٹس ٹیک چند ریٹائر ہوئے ہیں۔ اور جسٹس دلیپ سنگھ مستعفی۔ ان کی جگہ جسٹس محمد منیر اور لالہ مہر چند مہاجن کو ہائی کورٹ کا مستقل جج بنا دیا گیا ہے۔

ماسکو ۳۱ جولائی۔ روسی فوجوں نے وارشیلوف گراڈ کے جنوب مغرب میں دشمن کے کئی جوابی حملے روک لئے۔ اور اوریل کے محاذ پر ۳½ سے پانچ میل تک مزید پیشقدمی کی۔ اوریل کی قسمت کا فیصلہ اب چند روز میں ہوا ہی چاہتا ہے۔

ٹوکیو ۳۱ جولائی جاپانی ریڈیو کا بیان ہے کہ اہل جاپان کو اچھی طرح خبردار کر دیا گیا ہے